مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی راولپنڈی سے کشمیر کو روانگی کی اطلاع امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے موصول ہوئی اس کے بعد بذریعہ تار اطلاع پہنچی کہ حضور ۱۸ تاریخ بخیریت سری نگر پہنچ گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر مرکزی صیغہ جات کے متعلق جو تحقیقاتی کمیشن مقرر فرمایا تھا۔ اور جو جناب خانصاحب نعمت خان صاحب سینیر سب جج دہلی۔ جناب پیر اکبر علیصاحب بی اے ایل۔ ایل۔ بی فیروزپور اور جناب چوہدری غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ڈیرہ غازیخاں پر مشتمل ہے۔ اس نے کئی دفاتر کا معائنہ کیا ۔

جناب مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے بعد نماز عصر روزانہ درس القرآن دینا شروع فرما دیا ہے ۔

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ایک لمبا تبلیغی دورہ کر کے

الفضل کا خاتم النبیین نمبر اور معاصرین

انڈین ڈیلی ٹیلیگراف (لکھنو)

لکھنو کے مشہور انگریزی اخبار "انڈین ڈیلی ٹیلیگراف" نے اپنے پرچہ ۱۴ جون میں الفضل کے خاتم النبیین نمبر پر ریویو کیا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"قادیان کے ہفتہ میں دوبار اخبار الفضل نے اپنا خاص نمبر ۱۰۴ صفحہ کا بہت قلیل قیمت پانچ آنے پر بانی اسلام کے یادگاری دن جو کہ تمام ہندوستان میں ۲ جون کو منایا گیا شائع کیا ہے۔ یہ خاص نمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق مسلم و غیر مسلم معززین کے مضامین و نظم و نثر پر مشتمل ہے اور نہایت عمدہ

اخبار کشمیری لاہور

معاصر "کشمیری" (لاہور) ۱۴ جون رقمطراز ہے۔ "الفضل کے خاتم النبیین نمبر کی کئی دنوں سے دھوم تھی۔ آخر اسی کو یہ نمبر دیدہ زیب جاذب توجہ شکل

> خاتم النبیین نمبر ۱۲ ہزار چھاپا گیا۔ اب چند کاپیاں باقی ہیں جو صاحب چاہیں پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگا سکتے ہیں

اور صوری و معنوی خوبیوں کے ساتھ شائع ہو گیا۔ اس میں تیرہ مردوں کے مضامین ہیں۔ جن میں چار ہندو بزرگ بھی ہیں اور ایک عیسائی ہے باقی مسلمانوں کے مضامین ہیں۔ جن میں زیادہ حصہ احمدیوں کا ہے جو دو خواتین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر روشنی ڈالی ہے۔ اور بتایا ہے کہ آنحضرتؐ کا عورتوں اور بچوں سے کیا سلوک تھا۔ سترہ نظمیں ہیں۔ جو مسلم و غیر مسلم اصحاب کی طرف سے ہیں۔ اس نمبر میں رسول کریمؐ کی زندگی پر ہر پہلو سے بحث کی گئی ہے بتایا گیا ہے کہ وہ انسان تھے تو کس قسم کے تھے نبی تھے تو کس قسم کے تھے اور خاوند تھے تو کس قسم کے تھے۔ بیماروں سے بوڑھوں سے دینوں سے غیر علاقے غلاموں سے کس قسم کے پاکیزہ خصائل کا برتاؤ کرتے تھے نظم و نثر کا یہ پاکیزہ مجموعہ جس کا حجم بڑے سائز کے ۱۰۴ صفحہ تک ہے صرف پانچ آنہ میں مہتمم الفضل قادیان ضلع گورداسپور سے مل سکتا ہے

لنڈن میں عید الاضحیٰ

اور

سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جلسہ

حسب ذیل رپورٹ بذریعہ ہوائی ڈاک موصول ہوئی

عید الاضحیٰ لنڈن میں ۲۰ مئی کو منائی گئی۔ مرکز سے آئی ہوئی ہدایات کے ماتحت اسی دن شام کو ایک جلسہ بھی کیا گیا جسکی غرض یہ تھی کہ پبلک کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی اور حضور کی تعلیم سنائی جائے تاکہ اسلام اور نبی کریمؐ کی ذات بابرکات سے جو ناواقفیت پائی جاتی ہے وہ کم ہو۔ اس جلسہ کے موقع پر میرا خیال تھا کہ سر تھامس آرنالڈ سے درخواست کی جائے کہ وہ تقریر کریں لیکن وہ انگلستان سے باہر گئے ہوئے تھے۔ انکی واپسی کی امید ۱۵ اپریل تک تھی لیکن وہ ۲۲ کی شام کو واپس آئے۔ اسکے اگلے روز ہی میں انکی ملاقات کے لئے گیا۔ صاحب موصوف بہت تواضع اور خاطر سے پیش آئے لیکن تقریر کرنے سے بعض وجوہ کی بنا پر معذوری ظاہر کی۔

صدارت کے لئے مہاراجہ صاحب بردوان سے درخواست کی گئی جو انہوں نے منظور فرمائی۔

عید سے چند دن پہلے دعوتی رقعے بھیجے گئے تھے وہ عرصہ ہندوستان کے لحاظ سے تو کم نہ تھا لیکن یہاں کے حالات بالکل مختلف ہیں۔ پھر دوسری دقت یہ تھی کہ اس دن عام تعطیل تھی اور ایسے دنوں کے لئے یہاں کے لوگ بہت عرصہ پہلے پروگرام بنا لیتے ہیں۔ ان حالات کی وجہ سے مجھے تشویش تھی کہ جلسہ بے رونق نہ رہ جائے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے جلسہ کو نہایت بارونق بنا دیا۔ خیمہ نصب کر کے دو سو کرسیاں لگا دی گئیں اور دو سو آدمی کے لئے چائے کا انتظام کیا گیا۔

نماز عید

نماز عید کے لئے گیارہ بجے کا وقت مقرر تھا۔ دوست گیارہ بجے سے پہلے ہی جمع ہونا شروع ہو گئے۔ مگر دور سے آنے والوں کی انتظار نصف گھنٹہ کی گئی۔ اور آخر کار ساڑھے گیارہ بجے نماز ادا کی گئی۔ نمازیوں کی تعداد ۸۰ تھی۔ نمازیوں کے علاوہ بعض انگریز غیر مسلم مرد اور عورتیں بھی موجود تھیں۔ ایک بجے کے قریب کھانا کھایا گیا اسوقت ساٹھ کے قریب آدمی تھے۔ بیرونجات سے بھی بعض دوست تشریف لائے۔ چودھری محمد اسلم صاحب مع دو احباب کیمبرج سے اور مسٹر حمید شاہ صاحب جو ایک لڑکے کے ہمراہ پول سے۔

جلسہ

شام کا جلسہ خیمے سے باہر کیا گیا۔ پونے چار بجے کے قریب مہمان آنے شروع ہو گئے۔ چار بجکر کچھ منٹ پر کارروائی شروع کی گئی۔ حاضرین کی تعداد خدا کے فضل سے ۱۷۵ کے قریب تھی

تقریریں

عبداللہ یوسف علی صاحب کی تقریر نہایت شستہ اور اچھی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعات بچپن۔ جوانی اور زمانہ نبوت نہایت اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ آپ کی زندگی تمام دنیا کے لئے نمونہ اور اسوہ حسنہ ہے۔ انکے بعد مسز سروجنی نائیڈو نے مختصر تقریر کی جس میں انہوں نے کہا اس قربانی کی عید کے موقعہ پر میں اپنے دلی خلوص اور عقیدت کا چڑھاوا چڑھاتی ہوں جو اسلام کے بانیؐ کی ذات کے ساتھ میرے دل میں ہمیشہ موجود رہی ہے اور اپنی ایک انگریزی نظم پڑھی۔

صدر کی تقریر

اسکے بعد صدر جلسہ مہاراجہ دھیراج بہادر نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ آپ کا خاندان شاہانِ مغلیہ کا قائم کردہ پرانا خاندان ہے۔ اس وجہ سے بھی اور نیز اس وجہ سے کہ مادر ہند کی ہر قسم کی ترقی ہندو اور مسلم کی متحدہ کوششوں پر منحصر ہے۔ میں کوئی ایسا موقعہ ضائع نہیں کرنا چاہتا جس میں کوئی ایسا کام کر سکوں جس سے مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان اتفاق اور اخوت کے جذبات ترقی کریں۔

شکریہ

اسکے بعد میں نے مہاراجہ بہادر مقررین اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان سے درخواست کی کہ خیمے میں تشریف لے چلیں جہاں چائے کا انتظام کیا گیا تھا۔ چائے پینے کے بعد اکثر مہمان تو چلے گئے لیکن بعض انگریز مسلمان مرد اور عورتیں ٹھہرے رہے جو شام کا کھانا کھانے کے بعد نماز مغرب و عشا ہمارے ساتھ باجماعت ادا کر کے رخصت ہوئے اور اس طرح مخلص مسلمانوں کا اور اسلام میں دلچسپی لینے والوں کا اجتماع جو صبح گیارہ بجے سے شروع ہوا رات کے دس بجے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ گذشتہ سال کی نسبت پچیس بیس کس زیادہ آئے۔ ہندو خواتین مسز نائیڈو سمیت سات تھیں اور مردوں

اخبار احمدیہ

ضروری اطلاع

۱۴ جون کے مطبوعہ ان کی بعض رپورٹیں ایسے مقامات سے موصول ہوئی ہیں۔ جو ایک تو ہمارے لئے غیر معروف تھے۔ دوسرے نہایت شکستہ خط میں لکھے گئے۔ اس وجہ سے ان کے پڑھنے میں بہت دقت ہوئی ہے۔ اور ممکن ہے وہ صحیح طور پر نہ لکھے گئے ہوں۔ احباب ہماری معذوری اور اپنی شکستہ خطی کی وجہ سے معذور سمجھیں۔

ضروری اعلان

اخبار مباہلہ کے ناپاک پروپیگنڈا کا مکمل و مفصل جواب ایک عشرہ تک انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہو جائے گا۔ الفضل سائز کے سولہ صفحات ہونگے احباب کو چاہیئے کہ بہت جلد اسکی اشاعت کا انتظام کریں۔ ایک دو کاپی تک مفت ارسال ہونگی۔ سو کاپی کی قیمت دو روپیہ ہوگی اور آٹھ آنہ میں پچیس پرچے ملیں گے۔ احباب وی پی منگوائیں۔

پتہ حسب ذیل ہے

سکرٹری انجمن انصار خلافت۔ احمدیہ مسجد۔ بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور

خانپور میں جماعت احمدیہ

بہ منظوری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خانپور ریاست بہاولپور میں باقاعدہ انجمن بنائی گئی ہے۔ خاکسار خانپور کے گرد و نواح و قصبہ و مقصلات کے احمدی احباب سے استدعا کرتا ہے کہ وہ اپنے اسمائے گرامی و مفصل پتوں سے مطلع فرما دیں۔ اصحاب پتہ ذیل پر مل سکتے ہیں۔ ریلوے کوارٹرز۔ متصل مکان شیخ مہردین ممبر کمیٹی۔ خط و کتابت کے لئے یہ پتہ کافی ہے۔ شیخ فیض محمد گارڈ ریلوے خانپور جنکشن ریاست بہاولپور

مبارکباد

عزیزہ آمنہ بیگم بنت ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ مسلم یونیورسٹی ہاسپٹل سرجن علیگڑھ کے انٹرمیڈیٹ امتحان میں فسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ قاسم علی خان رامپوری

تلاش عزیز

عزیز بشیر احمد ولد مستری غلام محمد صاحب ٹریڈنگ مرچنٹ کوئٹہ عمر ۲۲-۲۳ سال۔ رنگ گورا۔ خوش شکل۔ قد چھوٹا۔ داڑھی منڈاتا ہے۔ قریباً دو ماہ سے لاپتہ ہے۔ گھر والوں کو سخت تشویش ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو از راہ احسان وہ اسکے پتے سے مجھے جلد سے جلد اطلاع دیں۔ عطاء اللہ بی اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر قادیان

درخواستہائے دعا

میری تنخواہ اور آسامی کی منظوری کے لئے کاغذات آجکل ہی لاہور ایجنٹ صاحب کے پاس جا رہے ہیں۔ احباب کرام دردِ دل سے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام محمد اختر لگیج انسپکٹر راولپنڈی

(۲) مکرمی خواجہ محمد صدیق صاحب احمدی ریلوے گارڈ وزیر آباد کے برادر خورد (پہلوان) محمد دین صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

جلد ۱۶ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۲۹ء | نمبر ۹۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنـــــــاصر

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

چندہ خاص کی تحریک

جیسا کہ جماعت کے دوستوں کو معلوم ہے۔ جماعت کے نمائندوں کے مشورہ سے مجلس شوریٰ میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جب تک سلسلہ کی مالی مشکلات دُور نہ ہو جائیں ہر سال بقدر مناسب ایک چندہ خاص لیا جائے۔ اس سال بجٹ میں سے اس آمد کو صدر انجمن احمدیہ نے اڑا دیا تھا مگر خود بعض نمائندگان نے اس طرف توجہ دلا کر اس رقم کو پھر داخل بجٹ کرایا۔ جو ہماری جماعت کے بڑھے ہوئے اخلاص پر دلالت کرتا ہے

ہمارے دوست اس امر سے بھی آگاہ ہیں کہ پچھلے سال ملک میں سخت قحط رہا ہے اور اسکی وجہ سے زمیندار جماعتوں کا چندہ بہت ہی کم آیا ہے ہماری جماعت کا بڑا حصہ زمینداروں یا انکے متعلقین ہی کا ہے اسلئے گو شہری جماعتوں نے اپنے اخلاص سے بوجھ کو برداشت کرنے کی کوشش کی۔ پھر بھی ستائیس ہزار روپیہ پچھلے سال بجٹ سے کم رہا اور وہ روپیہ اس سال کے بجٹ سے ادا کرنا ہوگا۔ پس ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ نہ صرف اس سال کے بجٹ کی رقم کو پورا کریں بلکہ اسقدر زائد رقم اور جمع کریں جس سے پچھلے سال کی کمی بھی پوری ہو جائے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ جماعت کے کارکن سارا سال اس امر کا خیال رکھیں کہ انکی جماعتوں کے چندے باقاعدہ رہیں۔ اور ہر اک احمدی اپنے حصہ کا چندہ پورا ادا کرتا رہے اور پھر چندہ خاص بھی ہر احمدی ادا کرے +

احباب غالباً سلسلہ کے اخبارات میں پڑھ چکے ہونگے کہ اس سال مجلس شوریٰ کے موقعہ پر چندہ خاص کے متعلق یہ فیصلہ ہوا ہے کہ کم سے کم پچیس فیصدی اپنی ماہوار آمدنی پر احباب چندہ ادا کریں۔ اور جنکی آمدنی زمیندارہ سے ہے وہ ہر دو فصلوں کی پیداوار پر فی من ایک سیر چندہ خاص ادا کریں[1] +

میرا اندازہ دوسرے چندوں کے لحاظ سے یہ ہے کہ اگر چندہ دینے والے احباب پوری طرح اس چندہ میں حصہ لیں تو چالیس ہزار سے زائد رقم اس چندہ کے ذریعہ سے وصول ہونی چاہیئے لیکن افسوس ہے کہ بعض دوست اس چندہ کی ادائیگی میں سستی کر جاتے ہیں اور اسوجہ سے یہ رقم اسقدر وصول نہیں ہوتی جسقدر وصول ہونی چاہیئے مگر چونکہ اس سال دوہرا بوجھ سلسلہ پر ہے پچھلے سال کی کمی کا پورا کرنا بھی اور اس سال کے بجٹ کا پورا کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے اس لئے میں تمام احباب کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ قطع نظر اسکے کہ چندہ کے جمع کرنے سے انکا کوئی تعلق ہے یا نہیں اپنا خاص فرض سمجھ کر وہ اپنے اپنے علاقہ کے چندہ کی باقاعدہ وصولی کیطرف توجہ کریں اور اس امر کا خیال رکھیں کہ ایک شخص بھی ایسا نہ رہے جو اس چندہ کی ادائیگی میں سستی دکھائے یاد رہے کہ یہ چندہ تین ماہ کے اندر ہندوستان کی جماعتوں کو ادا کرنا ضروری ہے مگر یہ بھی نہ ہو کہ ان ایام میں چندہ ماہواری میں سستی ہو جائے میں نے دیکھا ہے کہ جو اس خیال سے سستی کر بیٹھتے ہیں کہ پہلے چندہ خاص ادا کر لیں پھر چندہ عام ادا کر دینگے انکو بہت کم اس ارادہ کے پورا کرنیکی توفیق ملتی ہے +

اس چندہ کی تحریک کے ساتھ ساتھ میں اس امر پر بھی جسقدر زور دوں کم ہوگا کہ چندہ عام اور وصیت اور زکوٰۃ کے چندوں کیطرف بھی خاص توجہ کرنی ضروری ہے مجھے افسوس سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جگہ چندہ عام کی وصولی کیطرف بھی پوری توجہ نہیں کیجاتی اور شاید بعض دوست خیال کر لیتے ہیں کہ سلسلہ کا مالی بوجھ اٹھانا صرف بعض جماعتوں کے ذمہ ہے وہ اس بوجھ سے فارغ ہیں۔ اسی طرح بہت سے لوگ ہیں جو وصیت کر سکتے ہیں مگر باوجود اسکے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت پر اسقدر زور دیا ہے۔ وہ وصیت کیطرف متوجہ نہیں ہیں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ کئی لوگ ہیں جنکو خدا تعالیٰ نے زکوٰۃ کے قابل مال دیا ہے مگر وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کیطرف سے غافل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کے دلوں کی اصلاح کرے اور انکی غفلتوں کو معاف کرے۔ اور انکے اندر اپنے فضل سے جوش اور اخلاص پیدا کر دے۔ اگر وہ قرآن کریم کا مطالعہ کرتے اگر اسلام کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاتے اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھتے تو یقیناً وہ اس غفلت کے مرتکب نہ ہوتے۔ کیونکہ تب انکے دل کی آنکھیں کھل جاتیں اور انہیں معلوم ہو جاتا کہ کسقدر عظیم الشان ذمہ واری کا کام انکے سپرد کیا گیا ہے۔ اور وہ اس فضل کو محسوس کرتے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل کیا ہے۔ اگر وہ اب بھی اپنے دین کی اصلاح کریں تو یقیناً اللہ تعالیٰ انکے دلوں کو کھول دیگا۔ اور انہیں اپنی راہ میں قربانی کی توفیق عطا فرمائے گا +

اے بھائیو! آپ سے پوشیدہ نہیں ہے کہ یہ وقت اسلام پر ایک نازک وقت ہے آج اپنے اور پرائے اس سے متنفر ہو رہے ہیں اور اسکے در سے منہ موڑ رہے ہیں خدا تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ایک جھنڈا گاڑا ہے تاکہ خدا تعالیٰ کے نیک بندے اور اسلام کی سچی محبت رکھنے والے اس جھنڈے کے نیچے جمع ہوں اور اسلام کی تائید میں اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کریں۔ پس ہر اک جو مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرتا ہے خدا تعالیٰ کا سپاہی ہے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام یا آپکے خلفاء کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر خدا تعالیٰ سے ایک اقرار کرتا ہے اور اپنی موت کے بعد اسے اس اقرار کے متعلق جوابدہ ہونا پڑیگا۔ اسلام کو اگر ایک خفیف سا صدمہ بھی پہنچے گا تو یقیناً اسکے ذمہ وار آپ لوگ ہونگے نہ کہ دوسرے مسلمان کہلانے والے فرقے۔ کیونکہ انہوں نے اس نازک وقت میں اسلام کی خدمت کا بیڑا نہیں اٹھایا بلکہ آپنے اٹھایا ہے +

خدا تعالیٰ غیور ہے اور وہ اپنے دین کی خدمت کے لئے کسی پر جبر نہیں کرتا۔ وہ صرف انہی لوگوں کے سپرد اس کام کو کرتا ہے جو اپنی خوشی سے اسکے کرنیکے لئے تیار ہوں۔ آپ لوگ بھی اپنی مرضی سے اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں ورنہ مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تلوار دیکر نہیں بھیجا۔ مسیح موعود پر تلوار اٹھائی گئی مگر آپنے تلوار کسی پر نہیں اٹھائی۔ پس جب خلوص دل اور اپنی خوشی سے آپنے اسلام کی خدمت کو اپنے ذمہ لیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ رشتہ جوڑا ہے تو آپ خلوص اور جوش کے ساتھ اسکو نباہیں اور راہ کی مشکلات سے گھبرائیں نہیں کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں اسوقت تک انسان داخل نہیں ہو سکتا جبتک کہ وہ اپنے لئے موت قبول نہ کرے +

اس میں شک نہیں کہ احمدیت ایک موت ہے جو شخص احمدیت کو قبول کرتا ہے وہ اپنے لوگوں سے کاٹا جاتا ہے اور مصائب کی بجلیاں اس پر گرنے لگتی ہیں اور دنیا سمجھتی ہے کہ اب وہ خاک ہو جائے گا۔ مگر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے وعدہ دیا ہے کہ وہ جو آخر تک صبر کرینگے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہونگے اور اللہ تعالیٰ اپنے قرب میں ان کو جگہ دے گا +

پس مبارک ہیں وہ جو آخر تک صبر کرتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو دشمنوں کی عداوتوں اور ان کے استہزاء کی پرواہ نہیں کرتے مبارک ہیں وہ جو خدا تعالیٰ کے لئے تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہیں +

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خاکسار

مرزا محمود احمد

---

[1] جو زمیندار فی گھوڑی سو روپیہ چندہ عام دیتے ہیں انکے لئے چندہ خاص کی رقم تینتیس ۳۳ روپیہ فی گھوڑی اور سترہ روپیہ فی مربعہ ہوگی (ناظر بیت المال)

سکھوں کی دکن میں ستیہ آگرہ کی تیاریاں

ایک وقت تھا جب سکھ گوردواروں کے حصول کے لئے حکومت کا پورے زور سے مقابلہ کر رہے تھے۔ اور گورنمنٹ سے کسی قسم کی درخواست کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے۔ لیکن اب ان کے رویہ میں بہت کچھ تبدیلی ہو چکی ہے۔ چنانچہ انہوں نے سردار امر سنگھ جی پریذیڈنٹ پربندھک کمیٹی کی وساطت سے گورنمنٹ سے درخواست کی کہ گوروارجن دیو صاحب کی سمادھ پر میلہ کے موقعہ پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھ کے احاطہ میں لنگر وغیرہ کا انتظام کرنیکی اجازت دی جائے۔ پھر حکومت نے باقاعدہ ایک عدالت گوردوارہ ٹربیونل کے نام سے گوردواروں کے مقدمات فیصل کرنے کے لئے مقرر کر رکھی ہے۔ اور سکھ اس کی طرف رجوع کرتے اور اس کے فیصلہ جات تسلیم کر رہے ہیں۔ ان حالات میں یہ اطلاع نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ کہ ریاست حیدر آباد میں ایک گوردوارہ (حضور صاحب) کے تنازعہ کے متعلق سکھوں نے سردار کھڑک سنگھ صاحب کی صدارت میں جلسہ کر کے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایک ہزار آدمی وہاں ستیہ آگرہ کرنے کے لئے بھیجے جائیں اور اس کام کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ فراہم کیا جا

اگر یہ خبر صحیح ہے۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ غیر ملکی حکومت سے جو سکھوں کے نزدیک برائیوں کا سرچشمہ ہے۔ اپنے تنازعات کا تصفیہ بذریعہ قانون کرانا اور ایک ملکی حکومت کے معاملہ میں قانون شکنی کا ارادہ کرنا سکھوں کی پرانی روایات کا ایک تازہ مظاہرہ ہے۔ اگر انہیں کوئی شکایت ہے تو چاہئے اسے قانونی طور پر حل کرائیں۔ ورنہ سکھا شاہی سے کام لینے کا اس کا زمانہ گذر گیا۔ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے خلاف سکھوں کے اس قسم کے ارادے نہایت افسوسناک ہیں۔ بہتر ہو کہ ان کے خطرناک نتائج کو سکھ صاحبان دعوت نہ دیں۔

سندھ میں آریوں کی امن شکن کارروائیاں

ایک عرصہ سے ہمیں اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ علاقہ سندھ میں آریہ مسلمانوں کی دلآزاری کیلئے نہایت اشتعال انگیز تقریریں کر رہے ہیں مختلف مقامات میں جلسے منعقد کر کے اور مشہور منہ پھٹ اور بدزبان لیکچراروں سے جن میں دھرم بھکشو خاص طور پر قابل ذکر ہے اسلام اور بانی اسلام علیہ السلام کے خلاف تقریریں کراتے ہیں اب انکی اس فتنہ انگیزی میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اسکے ساتھ ہی ہندوؤں کو ملکی قوانین کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مسلمانوں پر جبر و ستم کرنیکی تلقین کیجاتی ہے اور گورنمنٹ کے خلاف بھی بہت کچھ اشتعال دلایا جاتا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ آریوں نے بدامنی پھیلانے اور مسلمانوں کی دلآزاری کرنے کی سازش پر بہت زور دینا شروع کر دیا ہے۔ انکا یہ بھی ارادہ ہے کہ "رنگیلا رسول" کا کسی اور نام سے سندھی میں ترجمہ شائع کیا جائے۔ چونکہ مسلمان بہت مفلوک الحال ہیں اور ہندوؤں کے دست نگر۔ اسلئے ہندو ان پر بہت زور ڈال رہے ہیں۔ ان حالات میں ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ذمہ دار حکام کو آریوں کی ان امن شکن کارروائیوں کی طرف توجہ دلائیں۔ اور ان کے انسداد کا مطالبہ کریں۔

اشارات

جیسا کہ ہمیں پہلے ہی معلوم تھا۔ ۲رجون کے جلسوں کی کامیابی غیر مبائعین کے لئے بہت بڑی مصیبت بن گئی ہے۔ جہاں جہاں ان کا بس چلا انہوں نے تہذیب و شرافت اخلاق و انسانیت کو بالائے طاق رکھکر جلسوں کے انعقاد میں روڑے اٹکائے۔ عوام کو ہمارے خلاف اشتعال دلایا۔ گندہ اور ناپاک لٹریچر تقسیم کیا۔ اور کرایا۔ اجلاس درہم برہم کرنے میں حصہ لیا۔ لیکن باوجود اس کے جب ان کی خواہش پوری نہ ہوئی۔ اور ہندوستان کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک شہروں اور دیہاتوں میں نہایت شاندار جلسے منعقد ہو گئے۔ تو ان کے "آرگن" "پیغام صلح" نے "ان جلسوں کے حالات پر ایک چھلتی سی نگاہ" ڈالنی شروع کر دی۔

"چھلتی سی نگاہ" میں "پیغام" کو جو کچھ نظر آیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان جلسوں میں بجائے اس کے کہ مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم حضرات نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و محاسن پر شاندار تقریریں کیں۔ انہوں نے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی توہین کی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"باستثنائے معدودے چند ان تقاریر میں جو غیر مسلموں سے کرائی گئیں۔ جہاں آنحضرت صلعم کو رسمی طور پر مہاپرش کے نام سے یاد کیا گیا اور آپ کے بعض اخلاق کا عمدہ الفاظ میں ذکر کیا گیا۔ وہاں بعض ایسی باتیں بھی آپ کے متعلق کہی گئیں۔ جو کسی طرح بھی لائق ستائش نہیں"

(پیغام ۱۴رجون)

اس کے ساتھ ہی اگر "پیغام" بتا دیتا کہ جن غیر مسلم لیکچراروں نے ایسی باتیں کہیں۔ ان کے نام کیا ہیں۔ اور کہاں کہاں انہوں نے کہیں تو اس کے بیان کی صحت جلد معلوم ہو سکتی تھی۔ لیکن اگر کسی غیر مسلم کے منہ سے بیسیوں تعریفی کلمات کے سلسلہ میں کوئی بات ایسی نکل جائے جو اسلامی نقطۂ نگاہ سے درست نہ ہو۔ تو اس وجہ سے اسے گردن زدنی نہیں قرار دیا جا سکتا۔ آخر وہ غیر مسلم ہے۔ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس کی واقفیت کا دائرہ ایک دینی علوم سے واقف مسلمان کے برابر کس طرح ہو سکتا ہے۔

اس صورت میں یہ کہنا صد درجہ نادانی اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے کہ کسی غیر مسلم نے عدم واقفیت کی وجہ سے اگر کوئی نادرست بات کہدی تو اس طرح جلسے منعقد کرانے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہو گئے۔ اس سے تو ایسے جلسوں کی اور زیادہ ضرورت ثابت ہوتی ہے جب پڑھے لکھے قابل اور معزز غیر مسلم بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عزت و توقیر کی نظر سے دیکھنے والے غیر مسلم آپ کے محاسن اور محامد بیان کرتے ہوئے کسی غلطی کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ تو وہ لوگ جن کے دل بغض و عناد سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو اسلام اور بانی اسلام کی حقیقت سے قطعاً ناواقف ہیں انکی کیا حالت ہوگی۔ اور اس حالت کو بدلنے کے لئے مسلمانوں کو کس قدر کوشش اور سعی کرنی چاہئے۔ سیرت رسول کریم صلعم پر لیکچر دینے کیلئے جلسے منعقد کرانیکی غرض اسی حالت کا بدلنا ہے۔ اور انشاء اللہ چند سالوں میں مجموعاً غیر مسلم اصحاب بانی اسلام علیہ السلام کے متعلق بہت حد تک صحیح واقفیت حاصل کر لینگے۔

جن مقامات پر ۲رجون کے جلسہ کی مخالفت کیگئی۔ اور جہاں غیر مبائعین سب سے پیش پیش رہے۔ وہاں کا ذکر غیر مبائعین کیلئے باعث شرم و ندامت ہونا چاہئے تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے یہ لوگ اس حد سے گذر چکے ہیں۔ اور ایسی شرمناک کارروائیوں کو باعث فخر سمجھتے ہیں چنانچہ پشاور میں جو شرارت کیگئی۔ یعنی عقل و خرد سے عاری لوگوں نے گدھوں کو اپنی قائم مقامی کا شرف بخشکر جلسہ گاہ میں لا دھکیلا۔ لیمپ توڑ دیئے اور پتھر برسائے اس کا ذکر بڑی شان کیساتھ کیا ہے۔ مگر جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اس قسم کی حرکات نہ تو قابل تعجب ہیں اور نہ ہمارے لئے باعث تحقیر۔ ہم خدا اور اس کے رسول کیلئے دنیا کی بڑی سے بڑی تکلیف اٹھانیکے لئے تیار ہیں۔ اور اسے اپنے لئے سعادت دارین سمجھتے ہیں۔

۲رجون کے جلسوں کی مخالفت کرنیوالوں نے کیا کیا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ کسی جگہ جلسہ نہ ہونے دیا۔ یا جلسہ میں شامل ہونیوالوں کی تحقیر و تذلیل کی یا انہیں تکلیف پہنچائی۔ لیکن کیا ۲رجون کے جلسے کسی سے کچھ مانگنے کے لئے منعقد کئے گئے تھے۔ کسی دنیوی نفع کے حصول کیلئے کئے گئے۔ نہیں اور قطعاً نہیں۔ یہ صرف سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے اظہار کے لئے تھے پس جنہوں نے رکاوٹ ڈالی۔ انہوں نے محبوب خدا کی حمد و تعریف میں رکاوٹ ڈالی اس کے بیان کرنے اور سننے سے لوگوں کو باز رکھا۔ لیکن جنہوں نے ایسے بدقماش لوگوں کے ہاتھوں تکلیف اٹھائی۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر تکلیف اٹھائی۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ کون فائدہ میں رہا۔ اور کسے دونوں جہان کی روسیاہی حاصل ہوئی۔

"پیغام" نے ۲رجون کے جلسوں کے ہندو مقررین پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی تقریروں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی "کھلی توہین" کی۔ جگر یہ بات محض اسلئے گھڑی گئی ہے۔ کہ ہم نے "پیغام کے آخری ہی نمبر" میں درج شدہ ایک پادری صاحب کے مضمون کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین ثابت کی تھی۔ لیکن بجائے "پیغام صلح" میں درج شدہ تحریر اور مجاہد ہو یہ کہدیتا۔ کہ "ان خیالات کو کیا کہا جائے گا۔ جو ۲رجون کے قادیانی جلسوں میں بجگہ جگہ ہندو مقررین کے منہ سے سننے میں آئے"۔ کیا پیغام ان مقررین کے نام اور مقامات کا پتہ بتائے گا۔ اور ان کے خیالات پیش کرے گا۔ تاکہ اس کے بیان کی حقیقت معلوم کی جا سکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کے سامنے جُھک جاؤ اور اسی سے مدد مانگو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۴ر جون ۱۹۲۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

انسان پر دنیا میں

مختلف حالتیں

آتی ہیں۔ کبھی تو ایسی حالت آیا کرتی ہے کہ وہ اپنی ساری ضرورتیں خود پوری کر لیتا ہے اسوقت اسکی توجہ

اپنی طاقت اور قوت

کی طرف جاتی ہے۔ اور وہ اپنی کوشش پر گھمنڈ کرتا ہے لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ خود اپنی ضرورت کو پورا نہیں کر سکتا۔ اور اپنی مدد کے لئے اپنے عزیزوں دوستوں اور رشتہ داروں کا محتاج ہوتا ہے اسوقت اسکے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ

رشتہ داری

اچھی چیز ہے پھر ایک وقت اسکے اہل و عیال اور متعلقین بھی اسکے کام نہیں آسکتے۔ اور اسکے ملنے والے اور دوست احباب اسکی مدد کرتے ہیں ایسے وقت میں اسکی نظر اپنے دوستوں پر پڑتی ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے

دوست احباب

بھی دنیا میں بہت مفید ہوتے ہیں جو آڑے وقت کام آتے ہیں۔ پھر کبھی ایسا زمانہ اسپر آتا ہے کہ دوست بھی اس کا ساتھ نہیں دے سکتے ایسے اوقات میں وہ بعض دفعہ بعض نظاموں کی طرف توجہ کرتا ہے وہ

سلسلہ یا جماعت

جس سے وہ تعلق رکھتا ہے اسکی مدد کرتی ہے۔ اس طرح جب کئی دفعہ اسکا کام بنجاتا ہے تو اسکے دلمیں خیال آتا ہے کہ نظام سے تعلق اچھی بات ہے اور سلسلہ یا جماعت سے اسکی وابستگی بڑھ جاتی ہے۔ پھر کوئی وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اسکے اہل و عیال۔ رشتہ دار۔ دوست احباب کوئی بھی اسکی مدد نہیں کر سکتے بلکہ نظام بھی اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اسوقت حکومت جسکے ساتھ وہ تعلق رکھتا ہے اسکی مدد کرتی ہے تب وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ

حکومت

بھی اچھی چیز ہے۔ پھر کوئی وقت ایسا بھی آتا ہے کہ حکومت بھی انسان کا ساتھ نہیں دے سکتی ایسے وقت میں

عام انسانی ہمدردی

اس کے کام آتی ہے۔ انسانی ہمدردی کی لہر ایک ملک۔ یا کئی ممالک یا دنیا میں پیدا ہوتی ہے اور اسکی تائید میں انسانی ہمدردی کی ایک ایسی رو پیدا ہوتی ہے کہ وہ کامیاب ہوجاتا ہے۔ تب اسکی نظر تمام دنیا پر پڑتی ہے اور وہ سوچتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانوں میں کیسا عجیب رشتہ قائم کیا ہے لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اسکے اہل و عیال۔ دوست احباب۔ قوم یا نظام۔ حکومت اور انسانی ہمدردی کی مدد سے بھی اسے کامیابی ناممکن نظر آتی ہے۔ ایسی صورت میں کامیاب ہونے پر وہ سمجھتا ہے۔ میری کامیابی میں کچھ حصہ

غیبی امداد

کا بھی ہے۔ اور جس حد تک اسے غیبی امداد کا یقین ہوتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ یہ کام خدا تعالیٰ نے کر دیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جو کام اس نے خود کیا یا رشتہ داروں۔ دوستوں نے کیا۔ نظام نے کیا۔ قوم یا حکومت نے کیا۔ یا عام انسانی ہمدردی نے کیا۔ وہ بھی سب خدا تعالیٰ نے ہی کیا تھا۔ لیکن ان میں چونکہ ظاہر ذرائع موجود تھے خدا تعالیٰ کیطرف اسکی نظر نہیں اٹھی تھی لیکن جب اسے کچھ غیبی امداد کا خیال ہوا۔ اسوقت اسے خدا تعالیٰ کا خیال آیا۔ لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے کہ کچھ بھی اسکے کام نہیں آسکتا۔ اور صرف

خدا تعالیٰ کی ذات

رہجاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے سوا اسے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ ایسے وقت بے اختیار ہو کر اس کے مُنہ سے

الحمد للہ

نکلتا ہے۔ جب اسے کامیابی کا کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا۔ تو الحمد للہ اسکے منہ سے نکلتا ہے۔ دراصل اس میں اسی کیفیت کیطرف اشارہ ہے کہ ہر حکومت ہر قوم ہر انسان پر ایسا زمانہ آتا ہے جب تمام انسانی تدابیر اسکے لئے باطل ہو جاتی ہیں۔ قرآن میں بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے وقت مشرک اور دہریہ بھی بے اختیار ہو کر خدا تعالیٰ کیطرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اسکی مثال دی ہے کہ جب طوفان بپا ہوتا ہے تو مشرک بھی کہہ اٹھتے ہیں کہ اسوقت اللہ کے سوا کوئی بچانیوالا نہیں۔ وہ وقت دراصل الحمد للہ کہنے کا ہوتا ہے اسوقت انسان کا قلب اور احساسات پورے طور پر یقین رکھتے ہیں کہ اس وقت خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔

زلزلہ عظیمہ

جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آیا اسوقت لاہور میڈیکل کالج کا ایک طالبعلم جو روزانہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق بحث مباحثہ بلکہ تمخول کیا کرتا تھا جس وقت اس نے محسوس کیا۔ کہ اب چھت گر کے ہی رہیگی اور یقین ہوگیا کہ اب کوئی طاقت بچا نہیں سکتی۔ تو بے اختیار اسکے منہ سے رام رام نکلنے لگا۔ اگلے دن اسکے دوستوں نے جب پوچھا کہ تمہیں اسوقت کیا ہوگیا تھا۔ اور تم نے کیوں رام رام پکارا۔ جو کہ ہندؤوں میں خدا کیلئے ہی بولا جاتا ہے تو اس نے کہا معلوم نہیں اسوقت کچھ عقل ہی ماری گئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسوقت اس نے عقل سے کام لیا جب بچانے والے دنیوی اسباب اسکی نظر سے پوشیدہ ہوگئے تو اسے ذات خداوندی کے سوا کوئی مددگار سوجھائی نہ دیا۔ دراصل جبتک ایسے انسان کو دوسرے ذرائع نظر آتے رہیں۔ وہ اُدھر متوجہ رہتا ہے لیکن جب کوئی اور نظر نہ آئے تو اسوقت اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ جبتک دوسرے اسباب نظر آتے رہیں۔ اپنی خوشامدیں اور بڑائیاں کرنے میں مصروف رہتا ہے لیکن جب سب طرف سے مایوسی ہوجائے تو خدا کیطرف متوجہ ہوجاتا ہے اور الحمد للہ پکار اٹھتا ہے۔ جنگ

جنگ عظیم کا ایک واقعہ

پہلے بھی کئی بار سنایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے وقت میں دہریہ بھی خدا تعالیٰ پر ایمان لے آتے ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں جب جرمنی نے اپنی ساری طاقت جمع کر کے اتحادی افواج پر حملہ کر دیا۔ تو انگریزی فوج پر ایک وقت ایسا آیا۔ کہ کوئی صورت اسکے بچاؤ کی نہ رہی۔ سات میل لمبی لائن نہ و بالا ہوگئی۔ کچھ حصہ فوج کا ایک طرف سمٹ گیا اور کچھ حصہ دوسری طرف۔ اور درمیان میں اتنا خلا پیدا ہوگیا کہ جرمنی افواج وہاں سے گذر کر پیچھے سے حملہ کر کے تمام فوج کو تباہ کر سکتی تھیں اسوقت جرنیل نے کمانڈر انچیف کو اطلاع دی کہ یہ حالت ہے۔ اور میرے پاس سپاہی اتنے نہیں کہ اس صف کو درست کیا جاسکے۔ یہ ایسی حالت تھی کہ وہ سمجھتے تھے آج ہماری تمام فوج تباہ ہوجائیگی۔ اور انگلستان اور فرانس کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائیگا۔ انگریزی کمانڈر انچیف نے اسوقت وزارت کو تار دی کہ یہ وقت

انتہائی بے بسی

کا ہے ہماری صف ٹوٹ چکی ہے اور مرکز تباہی کا خطرہ لاحق ہے جب تار پہنچا تو وزیر اعظم دیگر وزراء کیساتھ ملکر کوئی مشورہ کر رہا تھا۔ اسوقت فوج نہ تو موجود ہی تھی۔ اور اگر موجود بھی ہوتی۔ تو بر وقت امداد کیلئے نہیں پہنچ سکتی تھی۔ بیشک یورپ کا مذہب عیسائیت ہے لیکن اگر اسکی چھان بین کیجائے تو وہ بھی

اندر سے بالکل کھوکھلا

ہے۔ اور اہل یورپ درحقیقت مادہ پرست اور دہریہ ہیں لیکن اسوقت وہ مادہ پرست یورپ جسکی نگاہ کبھی خدا تعالیٰ کیطرف نہیں اُٹھتی اسکی ایک زبردست مادہ پرست حکومت کا سب سے بڑا سردار جو اپنی طاقت و قوت

اشان و شوکت کے گھمنڈ میں مست رہتا تھا۔ اس نے بھی محسوس کیا کہ اس وقت کوئی ظاہری مدد نہیں۔ جو ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا سکے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور کہا۔ آؤ

خدا سے دعا کریں

کہ وہ ہماری مدد کرے۔ چنانچہ وہ سارے گھٹنوں کے بل جھک گئے اور خدا تعالےٰ سے دعا کی۔ کیا تعجب ہے۔ کہ ان کی دعا ہی کے نتیجہ میں تباہی سے بچ گئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وہ ہر ایک کی دعا سنتا ہے۔ خواہ وہ دہریہ ہو یا مشرک۔ ہاں جب وہ انبیاء یا ان کی جماعت کے مقابلہ میں آتے ہیں۔ اس وقت بے شک ان کی دعا قبول نہیں ہوتی لیکن اس وقت یہ حالت نہیں تھی۔ وہاں دو مشرک آپس میں لڑتے تھے۔ تعجب نہیں۔ اگر ان کی دعا قبول ہو گئی ہو اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان کر دئے۔ کہ جرمن سپاہیوں کو خبر نہ ہو سکی کہ ان کے سامنے فوج کی صف ٹوٹ چکی ہے۔ اگر انہیں اس کا علم ہو جاتا۔ تو آج

دنیا کا نقشہ

ہی بدلا ہوا ہوتا۔ اور جرمنی بجائے اتحادیوں کو تاوان ادا کرنے کے آج ان سے تاوان لے رہا ہوتا۔ اس وقت کمانڈر انچیف نے اپنے سٹاف کے ایک افسر کو بلایا جو ابھی زندہ ہے۔ اور خاص اسی وجہ سے بہت مشہور ہو چکا ہے۔ اسے کہا اس وقت یہ حالت ہے اور سوائے تمہارے مجھے کوئی ایسا افسر نظر نہیں آتا۔ جو اس کا انتظام کر سکے۔ پس تم جاؤ۔ اور مجھ سے دوسرا سوال مت کرو۔ ایسے موقعہ پر وہ کہہ سکتا تھا کہ عجیب مصیبت ہے۔ فوج تو دی نہیں جاتی۔ مگر کہا جاتا ہے۔ دشمن کا مقابلہ کرو۔ مگر وہ افسر بھی سمجھ گیا۔ کہ اسوقت فوج کا مہیا ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے فوراً چلا گیا۔ اس افسر نے موٹر لی۔ اور سیدھا اس مقام پر پہنچا جہاں ہزاروں آدمی لڑ رہے ہوں۔ وہاں ہزاروں آدمی ان کی خدمت کے لئے بھی ہوتے ہیں مثلاً درزی۔ دھوبی۔ موچی۔ بھنگی وغیرہ۔ اس نے جاتے ہی ایسے لوگوں کو جمع کیا۔ اور کہا تمہارے دلوں میں بھی خواہش ہو گی۔ کہ ہمیں ملک کے لئے لڑنے کا موقعہ کبھی نہیں دیا گیا۔ پس آج تمہارے لئے موقعہ ہے۔ ہماری صف ٹوٹ چکی ہے۔ ملک کی نگاہ اس وقت تم پر پڑ رہی ہے۔ تم آگے بڑھو اور صف بندی کر دو۔ اسپر جو کچھ کسی کے ہاتھ آیا۔ لیکر چل پڑے اور جا کر صف بندی کر دی۔ اور یہ نظر آنے لگا کہ صف کھڑی ہے اسی طرح چوبیس گھنٹہ تک مقابلہ کیا گیا۔ یہاں تک کہ دوسرے علاقوں سے فوج سمیٹ کر وہاں جمع کر دی گئی۔

مادہ پرستوں کا نظارہ

یہ ہے۔ اسوقت انہیں ایاک نعبد وایاک نستعین کہنے کے سوا چارہ نظر نہ آیا۔ پس جب خدا کے سوا کوئی مدد گار نظر نہیں آتا۔ اس وقت دہریہ بھی خدا کا قائل ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین میں اپنی جماعت سے پوچھتا ہوں۔ اگر ایسی حالت میں دہریہ بھی خدا کو پکارتا ہے۔ تو

وہ جماعت

جو خدا تعالےٰ کے دین کو قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ جس کا دعویٰ ہے۔ کہ ہماری ساری قوت۔ ہماری طاقت اور سہارا خدا ہی ہے اس کے سامنے جھکنا ہے اسے کیا کرنا چاہیئے۔ ہماری جماعت کمزور ہے

اور دشمن قوی۔ ہمارے پاس اس کے مقابلہ کے لئے نہ آدمی ہیں طاقت اور نہ ہی کوئی اور ذریعہ۔ اس واسطے ہمارا ایک ہی کام ہونا چاہیئے۔ کہ خدا کے سامنے جھک جائیں اور کہیں

ایاک نعبد وایاک نستعین

پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ

وقت کی نزاکت

اور شیطانی حملہ کی شدت کا پوری طرح احساس کرے۔ اور خدا تعالےٰ سے مدد مانگنے کے لئے اس کے سامنے جھک جائے۔ کیونکہ اس کی مدد کے بغیر ہم میں دشمن کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ جس وقت اللہ تعالےٰ کسی کی مدد کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خدا کا ہاتھ تو وسیع اور اس کی طاقتیں بہت بے پایاں ہیں جس طرح اس کی ذات محدود نہیں۔ اسی طرح صفات کے لحاظ سے بھی وہ بے پایاں ہے۔ اس سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ جو مشکلات ہمیں پیش ہیں۔ خواہ وہ مالی لحاظ سے ہوں یا عزت کے لحاظ سے یا کسی اور قسم کی۔ سب میں وہ ہماری مدد کرے۔ اس کے سوائے ہم کسی اور سے مدد کی امید نہیں رکھ سکتے۔ پس اس کے سامنے گر جانا چاہیئے۔ تا اگر ہمارے قصوروں نے اس کی نصرت کو پیچھے ڈال دیا ہو۔ تو اپنے فضل اور کرم سے غضب اور ذلالت سے نکال کر ہمیں انعمت علیہم کے گروہ میں داخل کرے۔ پس میں دوستوں سے دوبارہ کہتا ہوں کہ وہ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے نصرت مانگیں۔ کیونکہ بغیر اس کے ہمارے لئے ترقی کا کوئی راستہ نہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسلمانان ہند کی عقیدت کے شاندار مظاہرے

ہندوستان کے طول و عرض میں ۲ جون کو عظیم الشان جلسے

اتفاق اتحاد رواداری اور خوش اخلاقی کے مظاہرے

نوشہرہ چھاؤنی

۲ جون ۱۹۲۹ء۔ بعد نماز مغرب بمقام کنٹونمنٹ بورڈ پرائمری سکول نوشہرہ زیر صدارت مرزا غلام حیدر صاحب بی اے۔ ایل ایل بی وکیل۔ شیخ محمد شفیع صاحب انچارج ہیڈ۔ سردار ہرنام سنگھ صاحب مولوی محمد الطاف صاحب کلرک۔ .. .. اور مولوی محمد عبداللہ صاحب انجمن کلکٹر نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ عجیب بات ہے۔ بعض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دم بھرنے والے جلسوں میں شریک ہونے سے مجتنب ہے۔ لیکن ایک سکھ سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت بیان کرنے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ جلسہ بخیر و خوبی سرانجام ہوا ہم ان افسران کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے قیام جلسہ میں امداد دی۔ لجنہ اماء اللہ نوشہرہ چھاؤنی کا جلسہ خاکسار کے مکان پر ہوا جس میں صوفی نبی بخش صاحب و خاکسار نے منتخب شدہ مضامین پر تقریریں کی۔ احمدی مستورات کے علاوہ دیگر بہنوں نے بھی حصہ لیا۔

(مرزا غلام حیدر وکیل)

چٹاگانگ

۲ جون ۱۹۲۹ء چٹاگانگ مسلم ہال کے وسیع میدان میں زیر صدارت عالیجناب خان بہادر عبدالمومن صاحب جو چٹاگانگ ڈویژن کے کمشنر ہیں۔ سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ایک عظیم الشان جلسہ ہر مذہبی فرقہ کے رؤساء کے ذریعہ منعقد ہوا۔ اور ہر مذہبی فرقہ کے مقررین نے تقریریں کیں۔ خان صاحب مولوی ابوالہاشم خان چودہری۔ پروفیسر عبداللطیف صاحب۔ مولوی تمیز الرحمان صاحب۔ حکیم رفیق احمد صاحب۔ بابو نریندر ناجرن چودہری پریزیڈنٹ ہندو سماج۔ بابو اکھیل کمار چکرورتی سب جج اور ڈاکٹر بپین موہن داس۔ بابو ستیا چرن سن ہیڈ ماسٹر سدھارن برہمو سماج اور بودھسٹ ایسوسی ایشن کے پریزیڈنٹ آگنگ جاپنڈت ریورنڈ دہرما بنگشا بھیکو صاحب نے تقریریں کیں۔ سامعین کی تعداد دو ہزار سے زیادہ تھی۔ اکثر مقررین نے اس جلسہ کو پسند فرمایا۔ اور باہمی اخوت پیدا کرنے اور دنیا میں آشتی پھیلانے کا عمدہ ذریعہ قرار دیا۔ بالآخر منتظمین جلسہ کی طرف سے خان صاحب مولوی نور احمد صاحب انجینئر میونسپلٹی نے صاحب صدر نیز مقررین کا شکریہ ادا کیا۔

(حیدر علی)

سیالکوٹ

۲ جون ۱۹۲۹ء ۹ بجے شب زیر صدارت جناب فضل حسین صاحب چودہری محمد امین صاحب بی اے۔ ایل ایل بی وکیل سرکاری جلسہ ہوا۔ آٹھ صاحبان نے تقاریر فرمائیں۔ حاضرین جلسہ کی

کی تعداد کو دیکھتے ہوئے جلسہ گاہ ناکافی ثابت ہوئی ۔

جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جس کے بعد نعتیہ اشعار پڑھے گئے۔ صدر جلسہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور اسوہ حسنہ کو گیارہ مختلف شعبوں میں نہایت اختصار کے ساتھ بیان فرمایا۔ شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹرایٹ لا نے پُرزور طریق سے قرآن مجید کی غیر مذاہب کے متعلق تعلیم کو پیش کیا۔ اور آیات قرآنی سے عمدہ استدلال فرمائے۔ منشی سیتارام صاحب پریچر برہم سماج سیالکوٹ نے دلپذیر طریق سے لیکچر دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالےٰ کی محبت میں گداز اور اس کا فرمانبردار بیان کیا۔ مسٹر ایم۔ وائی۔ کے سلیم صاحب پروفیسر مرے کالج سیالکوٹ نے اسلامی تعلیم کی سائنس اور فلسفہ کے مسلمات پر فوقیت بیان فرمائی۔ مسٹر اے۔ ایم۔ ڈیوڈ پروفیسر مرے کالج نے از روئے منطق مختلف مذاہب کے ادیان کی صداقت کو بیان فرمایا۔ سید زین العابدین صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کی پہلی الہامی کتابوں سے پیشگوئیاں بیان فرمائیں۔ سردار سجن سنگھ سب جج اور سیالکوٹ نے ایسے جلسوں کو اتحاد کا ذریعہ دیکھتے ہوئے تعریفی نگاہ سے ایسی تحریک کا ذکر کیا۔ اور سکھ صاحبان کی تاریخ سے مسلم راست باز انسانوں سے سکھوں کے محبت اور پریم کے تعلقات کا اظہار فرمایا۔ مولانا مولوی حاجی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے توحید باری تعالیٰ کو نہایت پرزور اور عالمانہ طریق سے قرآن مجید کی آیات طیبہ سے عمدہ استدلال کرتے ہوئے بیان فرمایا۔ اور کہا۔ کہ مختلف اطراف سے مخالفت شراکت کے پیغام جو کہ تعالوا الی کلمۃ سوا کی تعلیم قرآن کے مخالف ہیں۔ پہنچنے کے باوجود میں نے شرکت کی ہے۔ اور اس شرکت کو اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے فرض منصبی سمجھتا ہوں انھوں نے سامعین کو ایسے جلسوں کے قائم کرنے کی تحریک کی۔

صدر جلسہ نے سامعین اور منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کارروائی کو ختم کیا۔ الحمد للہ والمنۃ کہ جلسہ ہر رنگ میں بہت کامیابی کے ساتھ اپنے انجام کو پہنچا (رپورٹر)

جمالی ضلع شاہ پور

(خط) ۲ر جون ۱۹۲۹ء۔ بوقت تین بجے شام جلسہ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ منشی محمد حیات صاحب منشی فاضل نے لیکچر دیا۔ جو نہایت محنت سے تیار کیا گیا تھا۔ (رپورٹر)

امراؤتی کیمپ (برار)

(خط) ۲ر جون ۱۹۲۹ء بروز اتوار بوقت ۵ بجے شام امراؤتی کیمپ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچروں کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کے صدر جناب محمد ہدایت علی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل وائس پریذیڈنٹ [illegible] میونسپلٹی تھے۔ حاضرین کی تعداد خاصی تھی۔ غیر مسلم اصحاب بھی شریک ہوئے۔ مولوی محمد رشید صاحب نے تقریر کی۔ منشی

عبدالرحمٰن صاحب کی نظم کے بعد صدر صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ اور ماسٹر خیرالدین صاحب نے۔ صدر صاحب۔ لیکچرار صاحب اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک مختصر سی تقریر کی۔

یہ جلسہ خاصہ کامیاب رہا جس کے لئے صدر صاحب اور دیگر صاحبان جنھوں نے اس کے انعقاد اور انتظام میں حصہ لیا۔ شکریہ کے مستحق ہیں ۔ (رپورٹر)

موسابنی (مالابار)

۲ر جون ۱۹۲۹ء کا جلسہ موسابنی مائنز ضلع سنگھ بھم میں غلام رسول خان نائب سیکرٹری انجمن احمدیہ کی زیر صدارت کامیابی سے ہوا جلسہ میں غیر مسلم اصحاب بھی شریک تھے۔ جناب حسام الدین صاحب احمدی ٹاٹا نگر سے تشریف لائے۔ خاکسار نے مختصر سی تقریر کی اور ہر سال جلسہ کرنے کی تحریک بھی کی۔ ایک احمدی بھائی نے اڑیہ زبان میں نعتیہ اشعار پڑھے۔ اس کے بعد ماسٹر صاحب نے ایک تقریر اردو زبان میں کی۔ ایک ہندو پنڈت صاحب نے بھی سٹیج پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اخلاص بھرے دل سے کی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا ۔

(خاکسار عبدالقدوس مالاباری)

ونیکی ضلع گوجرانوالہ

۲ر جون ۱۹۲۹ء بزیر صدارت عاجز جلسہ منعقد ہوا جس میں تعداد حاضرین کافی تھی۔ مختلف موضوع پر تقریریں کی گئیں۔

(خاکسار سردار خان احمدی)

چک نمبر ۵ کھمالیپور (لائل پور)

۲ر جون ۱۹۲۹ء۔ زیر صدارت لالہ معراج دتہ صاحب چک ۵ جلسہ منعقد ہوا۔ سیرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی۔ حاضرین نہایت شوق سے سنتے رہے ۔

(خاکسار مختار احمد احمدی)

چک نمبر ۱۱۹ دھنولہ (لائل پور)

۲ر جون ۱۹۲۹ء کی شام زیر صدارت قطب الدین صاحب نمبردار جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ (رپورٹر)

پانی پت میں ۲ر جون کا عظیم الشان جلسہ

الحمد للہ ۲ر جون ۱۹۲۹ء کو حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مقدسہ اور حضور کی پاکیزہ تعلیم کے متعلق جو جلسہ پانی پت میں ہوا۔ وہ گذشتہ سال کی طرح نہایت شاندار اور کامیاب رہا۔ جلسہ کا اعلان اشتہارات اور ڈھنڈورہ کے ذریعہ کافی طور پر کر دیا گیا تھا۔ ایک جدت یہ کی گئی۔ کہ جلسہ کا ایک اشتہار بہت طول طویل سات فٹ لمبا اور قریباً اڑھائی فٹ چوڑا لکھ کر چوک قلندر صاحب میں جو شہر کی سب سے زیادہ آباد گذرگاہ ہے چسپاں کر دیا گیا۔ جو عوام کے لئے بے حد جاذب توجہ ثابت ہوا۔

جلسہ بعد نماز عشاء درگاہ حضرت قلندر صاحب (عمارت مدرسہ) میں زیر صدارت عالی جناب خان صاحب خواجہ سجاد حسین صاحب بی اے پنشنر انسپکٹر تعلیمات (خلف شمس العلماء مولانا حالی) شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حالی مسلم ہائی سکول کے دو بچوں نے نظم سنائی۔ ازاں بعد خاکسار نے جلسہ کے انعقاد کا مقصد بیان کیا۔ کہ غیر اقوام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس اور حضور کی پاکیزہ تعلیم کے متعلق ناواقفیت کے باعث جو غلط فہمیاں ہیں۔ وہ دور ہو جائیں ۔

اس کے بعد مولوی عبدالحلیم صاحب انصاری امام جامع مسجد کی تقریر غیر مذاہب کے بارے میں آنحضرت ؐ کی تعلیم پر ہوئی جس میں آپ نے نہایت واضح طور پر ثابت کیا۔ کہ غیر مذاہب کے متعلق اسلام کی تعلیم کتنی عمدہ۔ کتنی روادارانہ اور کس قدر بہترین ہے۔ اور یہ کہ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو اقوام اور مذاہب کے آپس کے منافقات یک قلم دور ہو کر امن اور راحت کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ نیز یہ کہ دنیا کے تمام مذاہب میں صرف اسلام ہی ایسا واحد مذہب ہے۔ جس نے غیروں کے متعلق اس قدر وسیع اور اتنی رواداری کی تعلیم دی۔ آپ کی تقریر نہایت کامیابی کے ساتھ قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ آپ کے بعد مولانا خواجہ غلام الحسنین صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات پر ایک نہایت بسیط۔ موثر اور دلچسپ لیکچر دیا۔ جناب خواجہ صاحب محترم کا لیکچر نہایت کامیاب اور شاندار رہا۔ اور لوگوں نے بڑی توجہ اور شوق کے ساتھ سنا۔ ازاں بعد صاحب صدر کی ایک مختصر تقریر کے بعد جلسہ دعا پر ختم کیا گیا اس طرح نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اس مقدس جلسہ کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالےٰ تمام حاضرین جلسہ کو توفیق دے۔ کہ وہ آئندہ سال پھر اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر سننے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اسی مقام پر جمع ہوں۔ ایسے حاضرین کی تعداد نہایت کافی تھی۔ جن میں ہندو اصحاب بھی تھے۔ کچھ مستورات بھی تھیں۔ جن کے لئے عمارت کی بالائی منزل میں انتظام کر دیا گیا تھا ۔

میں انتہا سے زیادہ ممنون ہوں۔ جناب خواجہ سجاد حسین صاحب کا۔ جن کی توجہ اور عنایت سے دو سال سے یہ جلسے اپنی پوری کامیابی سے منعقد ہو رہے ہیں۔ مولانا غلام الحسنین صاحب اور مولوی محمد عبدالحلیم صاحب کا بھی میں نہایت شکرگذار ہوں۔ جنھوں نے عنایت فرما کر اپنی پُراز معلومات اور مفید تقریروں سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ عزیزم میاں صادق حسن اور میاں رحیم الدین صاحب کا بھی بیحد ممنون احسان ہوں جنھوں نے ۳½ بجے رات تک پھر کر نہایت محنت سے تمام شہر میں جلسہ کے اشتہارات چسپاں کئے۔ شیخ شجاع الدین صاحب شعلہ بھی خاص طور پر میرے شکریہ کے مستحق ہیں۔ آپنے دو یوم کی لگاتار محنت میں وہ عجیب اور طول طویل اشتہار تیار کیا۔ جس کا ذکر ابتدا میں ہو چکا ہے۔ شیخ انوارالدین صاحب شیخ شجاع الدین صاحب اور سید اشفاق حسین صاحب کا میں جتنا بھی شکریہ ادا کروں۔ کم ہے ۔

(شیخ) محمد اسمٰعیل از پانی پت

موضع راؤکے رتیاں تحصیل نارووال

(خط) تلاوت کلام الٰہی کے بعد چوہدری فضل الرحمٰن نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات طفولیت بیان کئے۔ بعد ازاں صوفی نذیر احمد صاحب نے نہایت پرلطف تقریر فرمائی۔ اغراض جلسہ پر سید نذیر حسین صاحب نے برجستہ تقریر فرمائی۔ منتظم جلسہ صدر جناب چوہدری نصر اللہ خاں صاحب نمبردار سکنہ کوٹ باجوا تھے ۔

تلونڈی بھنڈراں تحصیل نارووال

(خط) زیر صدارت پنڈت سنت رام صاحب ۲ر جون کو جلسہ ہوا۔ جلسہ کو پُر رونق بنانے میں چوہدری نصر اللہ خاں صاحب نمبردار سکنہ کوٹ باجوا نے بہت سعی کی۔ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد کثرت سے نعتیں نظمیں ہندو و مسلم طلباء نے پڑھیں۔ پھر باجے کے ساتھ چند ہندو لڑکوں کے ساتھ پنڈت سایدو رام صاحب نے توحید الٰہی کے بھجن گائے۔ ازاں بعد جناب سید نذیر حسین صاحب سکنہ گھٹیالیاں نے موثر اور شاندار تقریر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات و آپ کے دنیائے عالم پر احسانات پر کی۔ سامعین جو بکثرت ہندو سکھ مسلمان تھے بہت محظوظ ہوئے حاضرین نے درخواست کی کہ پھر بھی جلد ایسا جلسہ منایا جاوے

(محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ)

جوہی ضلع لاڑکانہ (سندھ)

(خط) ۲ر جون کا جلسہ زیر صدارت وڈیرا محمد عثمان صاحب کامیابی سے ہوا گو کئی مولوی صاحبان نے جلسہ کے کام میں روڑا اٹکانے کی کوشش کی مگر خدا کے فضل سے کافی لوگ جمع ہو گئے عاجز اور مولوی محمد حسن صاحب و منشی غلام رسول صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر لیکچر دیئے

(خاکسار محمد عمر اوورسیر)

چک نمبر ۲۱ ضلع جھنگ

(خط) ۲ر جون جلسہ منعقد ہوا۔ ماسٹر محمد حسین صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غیر مذاہب والوں سے معاملات پر لیکچر دیا ۔ (خاکسار رنگ الٰہی)

مٹھہ ٹوانہ (شاہ پور)

(خط) ۲ر جون سنہ ۲۹ء مسلمانوں کا ایک جم غفیر اپنے پیارے رسول کی پیاری باتیں سننے کیلئے جامع مسجد میں جمع ہوا۔ اور مولوی غلام رسول صاحب منیجر کورٹ آف وارڈ جیسی مقتدر اور اسلامی جوش رکھنے والی ہستی کا اس کار خیر میں نمایاں حصہ لینے کی وجہ سے اجتماع ایک بہت بڑی تعداد پر مشتمل تھا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مولوی غلام رسول صاحب نے اپنے مختصر افتتاحیہ خطبہ میں حاضرین کے سامنے اس مبارک جلسے کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ جناب قاضی طفیل احمد صاحب۔ قاضی شریف احمد صاحب امام جامع مسجد۔ رانا محمد مستقیم صاحب ایم اے۔ اور ملک سکندر الدین

صاحب رسالدار نے نہایت عمدہ تقریریں کیں ۔ (محمد حفیظ)

شیخوپورہ

(خط) ۲ر جون زیر صدارت میاں عالم دین صاحب چوہان بی اے ایل ایل بی وکیل شیخوپورہ بعد نماز مغرب جلسہ بخیر و خوبی منایا گیا۔ افتتاحی تقریر جناب صدر کے بعد مولوی فضلدین صاحب احمدی نے احسانات نبی کریم صلعم پر تقریر کی۔ جو حاضرین نے نہایت غور سے سنی بعد ازاں بابو عمر الدین صاحب نے آنحضرتؐ کی بنی نوع کے ساتھ ہمدردی کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ عام پبلک نے اس تقریر کو نہایت ہی پسند فرمایا۔ بعد میں صدر صاحب نے اس تحریک کی اہمیت سے پبلک کو آگاہ کیا۔ اور اس میں رکاوٹ پیدا کرنے والوں کی غلطی کا اظہار کیا۔ رحیم بخش

شیخوپورہ (زنانہ جلسہ)

(خط) بابو شکر الٰہی صاحب سب پوسٹ ماسٹر کے گھر مستورات کا جلسہ ۲ر جون کو نبی کریمؐ کے سوانح بیان کرنے کے واسطے منعقد ہوا۔ بابو صاحب موصوف کی اہلیہ صاحبہ نے خوش اسلوبی سے لیکچر دیا تمام اصحاب کی عزت کی مستورات تشریف فرما تھیں (رحیم بخش)

بہاولپور

(خط) ۲ر جون کے جلسہ کے لئے بہاولپور میں توشہ خانہ سرکاری سے سامان شامیانہ ہائے اور دری ہائے وغیرہ۔ کافی طور پر مل گیا اور ہائی سکول گراؤنڈ میں شامیانے نصب کئے گئے بعض ہندو و کرسچن سکول کے عیسائی اور عوام خواص اہل اسلام جمع ہوئے۔ مولوی محمد دین صاحب بی اے سابق فنانشل ممبر کونسل نے اچھی تقریر کی باوجودیکہ انکو علماء نے تحریر و تقریر کے ذریعہ شمول جلسہ سے منع کیا تاہم شامل بھی ہوئے اور تقریر بھی کی۔ صدر جلسہ سابق ملٹری ممبر کونسل تھے جو بہاولپور میں عابد۔ زاہد اور عالم حدیث مشہور ہیں۔ عالیجناب چیف منسٹر صاحب۔ اور ڈسٹرکٹ جج صاحب اور عالیجناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب۔ اور سکرٹری صاحب کمیٹیات کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے کہ انہوں اس کام میں توجہ فرمائی اور امداد دی ۔

اوچ شریف (بہاولپور)

(خط) ۲ر جون کو عین بازار میں ایک وسیع کٹڑہ کے اندر کامیابی کے ساتھ جلسہ ہوا۔ حافظ سلطان محمود صاحب احمدی حکیم مولوی محمد اکرم صاحب احمدی۔ ڈاکٹر شیخ فیض علی صاحب احمدی نے تقریریں کیں مخدوم غلام عباس صاحب بخاری صدر جلسہ تھے۔ خلیفہ امام بخش صاحب ممبر کمیٹی قابل شکریہ ہیں کہ انہوں نے مکان وقف شیعہ کا معہ دیگر ضروریات دری وغیرہ کے استعمال کرنے کے لئے دیا ۔

رحیم یار خاں۔ (بہاولپور)

(خط) باہتمام مولوی بشیر احمد احمدی ضلعدار و باعانت و امداد مولوی امیر الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر اتوار ۲ و ۳ جون کی درمیانی رات جلسہ رونق و کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ ناظم صاحب و عہدہ داران اعلیٰ ضلع شامل تھے۔ مولوی امیر الدین صاحب ڈپٹی کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے ۔

(خاکسار غلام احمد اختر احمدی)

موضع احمد نگر (ضلع گوجرانوالہ)

(خط) ۲ر جون کو مولوی سراج دین و سید حسین شاہ صاحبان نے جناب رسول صلعم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر تقریریں فرمائیں۔ غیر مسلم لوگوں سے حضور کا برتاؤ اور تعلیم کو بیان کر کے سامعین کو مستفید فرمایا۔ بیرون سے بھی لوگ آئے اور توجہ سے سنتے رہے ۔ عبد العزیز مدرس

موضع موہلن کے۔ (ضلع گوجرانوالہ)

(خط) ۲ر جون جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حاجی نادر شاہ صاحب نے رحمۃ للعالمین اور چوہدری غلام حسین احمدی نے حضور کا نیک برتاؤ غیر مذاہب کے موضوع پر تقریریں فرمائیں۔ ہندو دوست بھی شامل جلسہ ہوئے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے ۔ (محمد خاں احمدی)

موضع ننت (ضلع گوجرانوالہ)

(خط) ۲ر جون ہوا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے حضرت رسول کریمؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے اور مسئلہ توحید پر ۲ گھنٹے تقریر فرمائی۔ سامعین پر اچھا اثر ہوا ۔ (مستری علم دین)

دولت پور (پٹھانکوٹ)

(خط) ۲ر جون جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ مولوی عبد الکریم صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پٹھانکوٹ نے نبی کریم کے حالات پر مفصل تقریر کی ۔ (خاکسار غلام حسین احمدی)

گڑھدیوالہ (ہوشیارپور)

(خط) ۲ر جون کا جلسہ کیا گیا۔ ایک غیر احمدی نے لیکچر دیا۔ چند غیر احمدیوں نے آکر دریاں اور گیس اٹھا لئے لڑائی فساد پر آمادہ ہوئے۔ ہم صرف دو احمدی تھے۔ صبر سے کام لیتے ہوئے جلسہ کو برخاست کیا۔ انہیں غیر احمدیوں نے صبح ہوتے ہی آکر کہا کہ ہم توبہ کرتے ہیں ۔ (حکیم نیاز محمد)

کٹک

(خط) ۲ر جون سنہ ۱۹۲۹ء زیر صدارت زمیندار بابو برج سندر داس بی اے سابق ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کٹک ٹاؤن ہال میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ مولوی سید ضیاء الحق صاحب بی اے۔ بی ٹی امیر جماعت احمدیہ کٹک نے بزبان انگریزی بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ کی سوانح عمری کے مختلف پہلوؤں پر ایک مبسوط و دلپذیر تقریر فرمائی جس کے بعد مسٹر ساٹھیا ایک معزز ہندو صاحب نے انگریزی میں۔ اور اسی طرح مولوی مصاحب خاں صاحب احمدی ڈپٹی مجسٹریٹ نے اردو زبان میں تقریریں کیں۔ بالآخر صدر صاحب نے ایسے دینی جلسوں کو قوموں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہونے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے احمدی قوم کو ایسے جلسوں کے منعقد کرنے کی ابتدا کرنے پر مبارکباد دی۔ سامعین میں ہر مذہب اور ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے۔ لیکچر اور جلسے کا سامعین پر اچھا اثر ہوا ۔

(خاکسار سید گوہر علی احمدی)

کلانوالہ (ضلع گجرات)

(خط) ۲ر جون ۱۹۲۹ء مسجد دیہہ ہذا میں جلسہ ہوا جملہ اشخاص دیہہ شامل ہوئے۔ چند آدمی دیگر دیہات کے بھی شامل ہوئے مولوی فیض محمد صاحب نقشبندی حنفی و میاں نور الدین صاحب احمدی نے تقریریں کیں + (محمد فاضل)

چلتی گاڑی میں جلسہ

۲ر جون ۱۹۲۹ء کو لاہور سے شاہجہان پور کی طرف آنے کے لئے لکھنؤ ایکسپریس ۴۲ ڈاؤن میں آنا پڑا۔ ایکسپریس کے امرتسر سے روانگی کے بعد ۱۲ بجے دن سے لے کر تقریباً سہارنپور سٹیشن تک ٹرین میں تعلیم یافتہ مسافروں کے سامنے ۲ر جون کے دن کی اہمیت ظاہر کی۔ الفضل کے خاتم النبیین نمبر میں کئی ہندو اصحاب کے مضامین سنائے۔ اور بتایا کہ ہندو مسلم اتحاد کے ذرائع میں سے یہ بہت بڑا ذریعہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے بزرگوں کی عزت کریں۔ مختلف اصحاب غیر مسلم نے دلچسپی لی۔ اور گفتگو کی مسلم دوستوں نے اتنی دلچسپی نہ لی جتنی ہندو اصحاب نے۔ کئی ایک نے یہ طریق نہایت پسند کیا۔ بعض قابل آدمیوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور کوششوں کا اعتراف کیا۔ اور پُرزور الفاظ میں تعریف کی۔ (بشیر احمد حامد)

بپراور (پٹیالہ)

۲ر جون ۱۹۲۹ء جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی فاضل اسمٰعیل (عزیز عنایت اللہ برادر مولوی صاحب) مولوی صاحب موصوف انبالہ سے خاص کر جلسہ کے لئے رونق فرما ہوئے۔ اور تقریریں کیں (خاکسار رحیم بخش)

بھرت پور (بنگال)

۲ر جون بہ صدارت مولوی عزیز الحق صاحب بی اے پلیڈر جسٹرار جلسہ کیا گیا۔ مسلمان اور ہندو صاحبان حاضر ہوئے۔ خاکسار نے پہلے جلسہ کا مقاصد بنگلہ زبان میں واضح کئے پھر میاں مختار احمد احمدی اور میاں غلام قدوس صاحبان نے تقریریں کیں

کلی تالاکی (بنگال)

خاکسار کی تحریک پر بابو چندر کنتو دت پوسٹ ماسٹر نے چند اہل ہنود و مسلمانوں کو بلا کر حضرت رسول کریم کی سیرت بنگلہ زبان میں سنائی + (محمد طیب اللہ)

جھاوریاں (شاہ پور)

۲ر جون بوقت صبح جھاوریاں میں تقریر کی۔ اور شام کے وقت کوٹ حاکم خان چلا گیا۔ وہاں کے رئیس زمینداروں نے پہلے ہی منادی وغیرہ کر رکھی تھی ہمارے جانے پر لوگ فوراً جمع ہو گئے عاجز نے ۲ گھنٹے کے قریب تقریر کی + (رپورٹر)

چک ۱۱ جنوبی (بھلوال)

۲ر جون بہت عمدہ جلسہ حضرت رسول صلعم کی سیرت پر ہوا۔ صدر جلسہ سید حیدر شاہ صاحب شیعہ تھے۔ اور منتظم جلسہ سید محمد شاہ شیعہ لیکچرار مولوی مہر دین صاحب احمدی تھے۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی + (بدر الدین)

مضافات جہلم

(۱) سنگوئی خاص اور سنگوئی ملہو میں مولوی عبد المغنی صاحب امام مسجد جماعت احمدیہ جہلم نے مختلف اوقات میں تقاریر کیں۔ ہر دو مقامات میں سامعین کا کافی مجمع تھا۔ اور عوام الناس نے نہایت غور سے تقاریر کو سنا +

(۲) ڈومیلی میں خاکسار و شیخ خلیل الرحمن نے باوصف غیر احمدیوں کی مخالفت کے برسر بازار تقاریر کیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے بغیر کسی شر کے جلسہ بخیر و عافیت ختم ہوا +

(۳) سوہاوہ میں منشی محمد حسن صاحب رہتاسی نے کافی مجمع میں تقریر کی اچھا اثر ہوا +

(۴) موضع شتعال میں بابو عطا محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے بہمراہی مولوی عظیم اللہ صاحب تقریر کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی کامیابی ہوئی۔ (خاکسار زمان شاہ)

چک نمبر ۲۰۷ لائل پور

۲ر جون کو جلسہ کر کے تقریر کی مجمع بہت تھا۔ اور بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار فتح دین)

چک لوہٹ (لدھیانہ)

۲ر جون جلسہ ہوا۔ خاکسار نے آنحضرت صلعم کے سوانح حیات بیان کئے۔ گاؤں کے سب لوگ موجود تھے۔ دلچسپی سے سنتے رہے۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل)

رام پور کھیتے (ضلع انبالہ)

۲ر جون جلسہ کیا گیا۔ گاؤں کے غیر احمدی حاضر ہوئے اور محمد اسمٰعیل صاحب احمدی نے تقریر کی۔ اچھا اثر ہوا + (خاکسار خیر دین)

بلند شہر

۲ر جون ینگ مسلم ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ کمشنر ین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ شروع میں تلاوت کلام پاک ہوئی۔ اس کے بعد حضرت قدا گلاؤٹھی کی ایک معرکۃ الآرا نظم جو ممدوح نے خاص طور پر اس موقعہ کے واسطے تصنیف فرمائی تھی پڑھی گئی۔ اس کے بعد چند ممتاز مقررین نے اخلاق رسول پر تقاریر فرمائیں۔ جلسہ کی خصوصیت یہ ہے کہ بعض غیر مسلم افراد نے بھی نہایت مسرت کے ساتھ شرکت فرمائی۔ (نیاز کیش قابل توحیدی)

فیض پور خورد (شیخوپورہ)

۲ر جون کا جلسہ بخیر و خوبی رات کو ہوا۔ سارے گاؤں نے تقریریں سنیں۔ اور بہت اچھا اثر ہوا۔ یہاں کوئی احمدی نہیں۔ (خاکسار الہ دین)

بیدا پور۔ (شیخوپورہ)

۲ر جون ۲۹ء بعد از نماز مغرب حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے متعلق جلسہ کیا گیا۔ دیہہ کے تمام مرد و زن شامل ہوئے۔ چوہدری بہاول بخش صاحب سفید پوش صدر جلسہ تھے۔ حکیم محبوب عالم صاحب اور چودھری بشیر احمد صاحب نے عمدہ تقریریں کیں + (خاکسار سکرٹری)

اکھنور۔ (جموں)

۲ر جون متصل جامع مسجد جلسہ کیا گیا۔ جس کے تین اجلاس ہوئے۔ ہر مذہب و ملت کے افراد شریک ہوئے۔ نہایت دلچسپ اور فاضلانہ تقریریں ہوئیں۔ (خاکسار سید محمد ثناء اللہ)

کوراولی (مین پوری)

۲ر جون ۲۹ء کو میں کوراولی گیا۔ باشندگان کو جمع کر کے سیرت رسول مقبول پر اپنا مضمون سنایا۔ (گلاب خان)

پیرامن (ضلع بھڑوچ)

۲ر جون زیر صدارت حافظ محمد اسماعیل صاحب خاکسار نے سیرت نبوی پر مفصل تقریر کی۔ لوگ اچھی تعداد میں شامل تھے اور اظہار مسرت کیا۔ جلسہ دعا کے ساتھ خیر و خوبی سے ختم ہوا + (خاکسار امام دین احمدی)

چوہدریوالہ چک نمبر ۱۰۸ (لائلپور)

۲ر جون بعد نماز عصر زیر صدارت چوہدری ماہی خان صاحب سفید پوش جلسہ ہوا۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت و فوائد سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ ماسٹر بشیر احمد صاحب نے اتحاد کی ضرورت جتلائی۔ مولوی غلام حیدر صاحب نے آنحضرت کا غیر مسلموں سے سلوک اور آپکی تعلیم و عمل کے عنوان پر ایک جامع تقریر فرمائی + (خاکسار نادر علی)

ناڑہ (ضلع اٹک)

۲ر جون جامع مسجد میں بہ زیر صدارت مولوی عبد الرحمن صاحب خطیب جامع مسجد جلسہ منعقد ہوا جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ بہ تعداد کثیر شامل ہوئے۔ جلسہ سے پیشتر چند روز انتظام کی خاطر ایک منتظمہ کمیٹی بنائی گئی جس کے ذریعہ علاوہ دیگر انتظامی امور کی تکمیل کے تمام شہر اور ارد گرد کے مواضعات میں اطلاع کرائی گئی۔ عوام وقت مقررہ پر جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت خوانی کے بعد مولوی محمد عبد الرحمن صاحب خطیب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر مختصر اور دلکش حالات بیان کئے + (محمد عبد الرحیم پریذیڈنٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۲۹۵۷:۔ میں امتہ السمیع زوجہ سید پیر احمد مغل عمرہ ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ر دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد مہر مبلغ پانچ سو روپیہ ہے۔ جو مجھے خاوند نے بصورت زیور ادا کر دیا ہے۔ میں اس جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ امتہ السمیع موصیہ بقلم خود

گواہ شد:۔ سید پیر احمد احمدی خاوند موصیہ بقلم خود

گواہ شد:۔ مرزا صالح علی بقلم خود

نمبر ۳۰۲۳:۔ میں الہ بخش ولد محمد بخش قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن بستی ممنیانوالی ڈاکخانہ فیروز پور شہر تحصیل و ضلع فیروز پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر فروری ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے:۔

(۱) ۱۴ گھماؤں اراضی چاہی مشترکہ ہے۔ جس میں میرا تیسرا حصہ ہے۔ جس کی قیمت تخمیناً ایک ہزار روپیہ گھماؤں ہے۔ یعنی میرے حصہ کی کل قیمت ۔/۴۶۶۷ روپیہ بنتی ہے۔

(۲) مکان رہائشی واقعہ بستی ممنیانوالی جس میں میرا تیسرا حصہ ہے۔ در میرے حصہ کی قیمت اندازاً ایک ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۱۵۵ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا مرقومہ ۲۴ فروری

العبد موصی:۔ الہ بخش اسسٹنٹ قلعہ فیروز پور بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد صدیق پسر حاجی الہ بخش موصی بقلم خود

گواہ شد:۔ الہ دتا ولد کریم بخش احمدی کمہر سپڑ چک ۱۰ تحصیل چونیاں ضلع لاہور بقلم خود۔

نمبر ۳۰۷۴:۔ میں امت الحمید عرف بی بی رانی زوجہ حاجی الہ بخش قوم ارائیں۔ عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن بستی ممنیانوالی ڈاکخانہ و تحصیل و ضلع فیروز پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر فروری ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی پندرہ تولہ حق مہر ۲۵۰ روپیہ

العبد:۔ امت الحمید موصیہ

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ کلرک قلعہ میگزین فیروز پور۔ تحریر کنندہ

گواہ شد:۔ الہ بخش خاوند موصیہ بقلم خود

نمبر ۲۷۶۲:۔ میں زینب بیگم بیوہ حمید خان پٹھان عمر باون سال ساکن نادون ضلع کانگڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی ۳۰۰ روپیہ اور ایک کنال اراضی زرعی واقعہ نادون قیمتی ۳۰۰ روپیہ۔ کاتب الحروف نذیر احمد خان

(نوٹ، سطر ۴ میں کچھ حروف میں نے قلمزن کر کے دستخط کئے ہیں۔

العبد:۔ زینب بیگم موصیہ (گواہ شد) نذیر احمد خان ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول قادیان

گواہ شد:۔ دیانت خان نادون ضلع کانگڑہ حال وارد قادیان ؛

ہندوستان کی خبریں!

سردار عبدالہادی خان سابق وزیر تجارت کا بیان ہے کہ شاہ امان اللہ خان پہلے روما میں قیام فرمائیںگے۔ اور پھر اٹلی میں اپنی سکونت کے لئے کوئی جگہ منتخب کرلیں گے۔ زندگی آرام سے بسر کرنے کے لئے ان کے پاس کافی روپیہ ہے۔ آپ اپنی تزک لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سردار موصوف نے کہا۔ کہ میں بھی افغانستان کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کررہا ہوں:

شملہ ۱۴ جون۔ گزٹ آف انڈیا میں اعلان شائع ہوگیا ہے۔ کہ لارڈ اردن کی رخصت کے سلسلہ میں وائیکونٹ گوشن وائسرائے و قائم مقام گورنر جنرل اور سر نارمن سیجور نکس قائم مقام گورنر مدراس مقرر ہوئے ہیں:

بمبئی - ۱۴ جون۔ علی الصباح خفیہ پولیس کے دفتر میں چور آ داخل ہوئے۔ اور زیورات۔ ریشم۔ اور ساڑیاں۔ جو مضبوط کمرے میں زیر تفتیش مقدموں کے سلسلہ میں رکھی ہوئی تھیں۔ چرالے گئے۔ مضبوط کمرے کی کھڑکیاں توڑ کر آہنی سلاخیں دوہری کردی گئیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ چوروں کو اس وقت چوری کا موقع ملگیا جب موسلادھار بارش ہورہی تھی۔ اور جو کانسٹبل ڈیوٹی پر تھے۔ وہ بارش سے بچنے کے لئے آرام کررہے تھے:

میرٹھ - ۱۴ جون مقدمہ سازش کی سماعت ۲۴ جون تک ملتوی ہوگئی ہے: مقامی حکام نے محرم کے سلسلہ میں شہر پر دفعہ ۱۴۴ کے احکام کا نفاذ کردیا ہے:

دہلی ۱۴ جون۔ گذشتہ شب ساڑھے نو بجے کی گاڑی میں سرڈت کو لاہور اور سردار بھگت سنگھ کو میانوالی بھیج دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بھگت سنگھ کو لاہور میں بسلسلہ قتل سانڈرس لایا گیا ہے۔

دہلی ۱۳ جون۔ ایک شخص مسمی آغا سنگھ کو پولیس نے بم سازی کے الزام میں گرفتار کیا۔ اس کے ساتھ تین اور ملزم بھی ہیں۔ جن میں سے ایک پرتھی سنگھ تین ہفتے ہوئے راولپنڈی میں گرفتار ہوا تھا۔ بگا سنگھ تاہنوز روپوش ہے۔ ان کے خلاف نرسنگھ داس کی دھرم سالہ میں بم بنانے اور بم رکھنے کا مقدمہ زیر دفعہ قانون آتشگیر مادہ دائر کیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سرائے کے اندر ایسے کمرے ہیں۔ جن کے متعلق باہر والوں کو معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ ان کے اندر کیا ہورہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہاں بم بنائے جاتے اور ذخیرہ کئے جاتے تھے۔ اس کی اہمیت کانپور۔ سہارنپور اور لاہور کے کارخانہ ہائے بم سے کسی صورت میں بھی کم نہیں:

کانپور - ۱۴ جون صوبجات متحدہ کی حکومت کی طرف سے احکام ضبطی صادر کرنے کے بعد مقامی پولیس نے "پرتاپ پریس" کی تلاشی لی۔ اور "آئرلینڈ کے سواتنتر ایودھا" نامی کتاب کی ۱۶۶ کاپیوں پر قبضہ کرلیا۔ یہ اصل کتاب کا ہندی ترجمہ ہے۔

شملہ ۱۳ جون - شملہ سے پورٹ مغربی آسٹریلیا اور ادپلیڈ جنوبی آسٹریلیا تک ہفتہ وار ہوائی ڈاک کا انتظام ہوگیا ہے۔ جو چیزیں جمعہ کے روز دہلی شملہ پہنچ جایا کریںگی۔ وہ اس ہوائی ڈاک میں جاسکا کریںگی۔ ڈاک میں خط ڈالنے کا آخری وقت اتوار کے روز چھ بجے شام ہے:

الہ آباد - ۱۳ جون - کمار رنجیت سنگھ دت ایمیٹھی: ممبر اسمبلی اور ایمیٹھی کے قانونی مشیر کو حلف دروغی پر عدالت برخاست ہونے تک قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

بمبئی - ۱۵ جون - امان اللہ خان کے متعدد رفقاء آج بعزم ایران کوئٹہ جارہے ہیں۔ جن میں سردار عنایت اللہ خان بھی ہیں:

دہلی - ۱۴ جون - دہلی میں آج کل پراسرار بیماری کی وجہ سے جو اموات ہورہی ہیں۔ انہوں نے اگلا پچھلا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ شہر میں سخت دہشت پھیلی ہوئی ہے۔ سہ شنبہ ۱۱ جون کو ۱۲۵ اور ۱۳ جون جمعرات کو ۱۰۴ اموات ہوئیں۔ حالانکہ عام طور پر روزانہ تعداد اموات ۲۲ و ۲۳ ہوا کرتی ہے۔ اموات میں اکثریت بچوں کی ہے اموات کی وجہ تاہنوز معلوم نہیں ہوسکی۔

شملہ ۱۵ جون - وزیرستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۷ اور نوشہرہ کوہستانی توپ خانہ کے لفٹنٹ ایم شیفرو جو آج کل رانی زئی میں تھے۔ اور اسسٹنٹ سرجن سجے۔ آر۔ این کرال وزیرستان کی سرکلر روڈ پر موٹر میں رزمک جارہے تھے کہ کسی نے انہیں گولی سے ماردیا۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ مجرم کوئی مقامی پٹھان ہے۔

الہ آباد - ۱۵ جون - پاؤنیر کے نامہ نگار مقیم لندن کو کابینہ کے وزراء سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مزدور گورنمنٹ عنقریب ہی یہ اعلان کرے گی۔ اور غالباً یہ اعلان ملک معظم کی افتتاحی تقریر میں ہوگا۔ کہ مزدور گورنمنٹ کا ہندوستان کے متعلق کیا ارادہ ہے اس بیان میں درجہ نوآبادیات کا اعلان کیا جائے گا۔

کراچی - ۱۴ جون - آج سناتن دھرمیوں اور آریہ سماجیوں میں جھگڑا ہوگیا۔ جھگڑے کی بناء وہ ریمارک تھے۔ جو سناتن دھرمیوں نے سوامی دیانند کے خلاف تقریر کے دوران میں کہے امن ولمان ہونے سے پیشتر طرفین کے متعدد اصحاب زخمی ہوئے۔

کلکتہ ۱۴ جون - ایک پڑوسی کی شکایت کرنے پر ایک چینی تھیٹر والے پر عوام کے آرام میں خلل اندازی کرنے کے جرم کی بناء پر ۵۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ناٹک کے دوران میں ڈھولوں کی کان پھوڑ آواز سے عوام کو تکلیف ہوتی تھی مجسٹریٹ نے کہا۔ کہ لوگوں کے مذاق بے شک مختلف ہوتے ہیں۔ مگر مستغیث قانونی حفاظت کا حقدار ہے۔

لاہور ۱۴ جون آج ہندو سبھا نے بیر بیراگی کا ایک مجسمہ طیار کرکے ہندوؤں کے مرگھٹ واقعہ بیرون ٹکسالی دروازہ لاہور میں نصب کیا ہے۔ ہندو سبھا کا خیال ہے کہ بیر بیراگی خالص ہندو تھا۔ اور سکھ نہیں تھا۔ اس لئے یہ مجسمہ بطور یادگار نصب کیا گیا ہے۔

ممالک غیر کی خبریں!

پیرس - ۱۳ جون - رباط کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ البوروج کے مقام پر باغی قبائل نے فرانس کی مراقشی (الجزائری) رجمنٹ کی دو کمپنیوں کا مقابلہ کیا۔ اس جنگ میں فرانسیسی فوج کو شکست ہوئی۔ باغیوں کی تعداد دو ہزار تھی۔ اور تیز چلنے والی بندوقوں سے مسلح تھے۔

لنڈن - ۱۳ جون سائمن کمیشن کی رپورٹ پر غور کرنے سے پیشتر حالات کا معائنہ کرنے کے لئے لارڈ پیل موسم خزاں میں ہندوستان آئینگے۔ لارڈ پیل قدامت پسندوں کے دوران حکومت میں وزیر ہند تھے۔

آستانہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجلس وطنی کبیر نے انگورہ میں قیدیوں کی رہائی کی تجویز کو متفقہ طور پر منظور کر لیا ہے۔ اور عید الضحےٰ کی خوشی میں تجویز کی منظوری کے بعد فوراً سات سو قیدیوں کو رہا کردیا گیا:

طہران - ۱۳ جون - جنوبی ایران میں صورت حال تاہنوز ابتر ہے شیراز کے شمال میں چھاپے مارنے کا سلسلہ جاری ہے۔ گازرون۔ شیراز اور بوشہر کی شارع اعظم کے فوجی مقامات پر قبائل نے حملے کئے۔ جن کا نتیجہ ابھی معلوم نہیں ہوسکا:

لنڈن - ۱۳ جون [illegible]

لیبر ممبر پارلیمنٹ جو جنوبی ناٹنگھم حلقہ سے حال میں کامیاب ہوئے ہیں سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ وہ مقدمہ سازش میرٹھ کے ملزمین کی جانب سے خاص طور پر پیش ہوں:

لنڈن - ۱۳ جون - اوکسفورڈ یونیورسٹی کے اجتماع نے ۳۲ کے مقابلہ میں ۲۵ آراء سے قواعد امتحانات میں یہ ترمیم کردی ہے۔ کہ ہندوستانی طلباء لاطینی اور یونانی کی جگہ فرانسیسی انگریزی یا کسی مشرقی زبان کا امتحان دے سکتے ہیں۔

لندن ۱۴ جون - رگبی کے حلقہ میں بھی انتخاب ہوگیا ہے جو مزدور امیدوار کی علالت کے باعث ملتوی کردیا گیا تھا۔ اب پارلیمنٹ مکمل ہوگئی ہے۔ اس وقت صورت حالات یہ ہے۔ عمال ۲۸۹ کنزرویٹو ۲۶۰ لبرل ۵۸ آزاد خیال ۸:

شاہ ایران کے جواہرات کی جانچ پڑتال کے لئے فرانسیسی ماہرین کا ایک کمیشن مقرر ہوا تھا۔ انہوں نے اپنی رپورٹ کابینہ کو پیش کردی ہے۔ جواہرات میں موتی اور زمرد بہت زیادہ تعداد میں موجود ہیں۔ جن میں سے زیورات کا کل وزن تیرہ پونڈ ہے تاحال جواہرات کی مجموعی قیمت معلوم نہیں ہوسکی۔ کیونکہ ان میں "دریائے نور" مشہور موتی بھی ہے۔ جس کے متعلق فرانسیسی ماہرین کا بیان ہے۔ کہ اس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

پیکن - ۱۴ جون - اطلاع ملی ہے کہ عساکر روس نے منچوریا کے روسی قونصل خانوں پر چینی پولیس کے حملوں کا بدلہ لینے کیلئے منگولیا پر دھاوا بول دیا ہے۔ ان خبروں کے ساتھ ہی نانکن کی چینی حکومت کو

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)